تحریر: پروفیسر سید ضیاء اللہ شاہ صاحب
(پنجاب یونیورسٹی)

خلیفہ راشد

حضرت عمر فاروقؓ کا دورِ خلافت

حضرت عمر فاروقؓ مکی اور قریشی ہیں، بنو عدی کے چشم چراغ تھے۔ آپؓ ہادیٔ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر میں ۱۳ برس چھوٹے تھے۔ اور آپؓ کا شجرہ نسب نو واسطوں کے بعد آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔

حضرت عمرؓ کا چہرہ پُر وجاہت، رنگ سرخ و سفید تھا ـــــ دراز قد تھے، آپؓ کو بچپن ہی سے گھڑ سواری، نیزہ بازی اور شمشیر زنی کا شوق تھا ـــــ لکھنا پڑھنا بھی جانتے تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک دفعہ دعاء فرمائی کہ اے اللہ! عمرو بن ہشام (ابوجہل) اور عمر بن خطاب میں سے جس کو تو زیادہ محبوب سمجھے، اسلام کی طرف مائل کر دے ـــــ بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عمر فاروقؓ کے لیے دائرہ اسلام میں داخل ہونے کی خصوصی دعاء فرمائی جو کہ اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی۔

ابوجہل نے یہ اعلان کر رکھا تھا کہ جو شخص نعوذ باللہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو قتل کرے گا، اس کو بہت سے اعزازات کے علاوہ اسّی اونٹ بھی بطورِ انعام دیے جائیں گے۔ یہی ارادہ لے کر گھر سے نکلے تو راستے میں کسی نے پوچھا: "عمرؓ! کہاں جانے کا ارادہ ہے؟" کہا کہ: "محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کام تمام کرنے جاتا ہوں!" ـــــ کہنے والے نے کہا: "پہلے اپنے گھر کی خبر تو لو، تمہاری بہن اور بہنوئی دونوں داخلِ اسلام ہو چکے ہیں!" ـــــ یہ سُن کر وہی تلوار لیے گھر میں داخل ہوئے اور ان سے اسلام قبول کرنے کے بارے پوچھا۔ بہنوئی حضرت سعیدؓ بن زید نے مسلمان ہونے کا اعتراف کیا تو ان پر جھپٹ پڑے اور خوب مارا ـــــ بہن آڑے آئیں، تو انھیں بھی بہت مارا، تاہم

انھوں نے جراٴتِ ایمانی سے کام لیتے ہوئے جواب دیا: "ہم واقعی مسلمان ہو چکے ہیں، تم سے جو کچھ بن پڑتا ہے کر لو!" نیز کہا: "کیا تو ہمیں اس لیے مارتا ہے کہ ہم ایک اللہ کو اپنا معبود مانتے ہیں؟" حضرت عمرؓ یہ سن کر کچھ شرمندہ سے ہو گئے اور کہا: "اچھا وہ کتاب مجھے دکھاؤ جو تم پڑھ رہے تھے۔" بہن نے کہا، پہلے غسل کر لو۔ آپؓ نے غسل کیا تو بہن نے آپؓ کو سورۂ طٰہٰ کی آیات پڑھ کر سنائیں۔ آپؓ نے قرآن مجید سن کر بے ساختہ کہا "کیا ہی اچھا اور بزرگی والا کلام ہے!" فوراً نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول فرمایا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ نے باآوازِ بلند تکبیر کہی۔ حضرت حمزہؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے اسلام لانے کی وجہ سے اسلام کو بہت تقویت ملی۔ آپؓ نے ابوجہل کے گھر خود جا کر بتایا کہ آپؓ اسلام قبول کر چکے ہیں — صحیح بخاری کی روایت کے مطابق آپؓ نے تیس صحابہ کرام کے ساتھ علانیہ مدینہ کی طرف ہجرت کی، قریش میں سے کسی کو آپؓ کے ساتھ الجھنے کی جراٴت نہ ہوئی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے تھے اور آپؓ کو کاتبِ وحی ہونے کا بھی اعزاز حاصل ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو متعدد مرتبہ اسلامی فوج کا سالار مقرر فرمایا۔ غزوۂ بدر میں حضرت عمرؓ کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمرکابی کا شرف حاصل ہوا۔ اور آپؓ نے جراٴت و شجاعت کے خوب خوب جوہر دکھائے۔ آپؓ کی صاحبزادی امّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ تھیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا سے رحلت فرما جانے کے بعد جب خلیفہ مقرر کرنے کا مرحلہ آیا تو حضرت عمرؓ نے سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بطور خلیفۃ الرسولؐ بیعت کی اور پھر تمام امورِ خلافت میں صدیق اکبرؓ کے مشیر رہے — حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنی وفات سے پہلے لوگوں کے اصرار پر اور کبار صحابہ کرامؓ کے مشورہ سے جمادی الاخریٰ ۱۳ھ میں حضرت عمرؓ کو اپنا خلیفہ نامزد کیا۔

مسندِ خلافت سنبھالتے ہی حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے حضرت ابوعبید ثقفیؓ کو چند ہزار مجاہدین کے ساتھ ایران کی مہم پر روانہ کیا۔ انھوں نے ایرانی سپہ سالار رستم کے نامور مددگار جاپان کو شکست دی اور اس کے

بعد اس کے دوسرے مددگار زبرقان کو بھی ہزیمت سے دوچار کیا۔ پھر ابو عبیدؓ جوشِ شجاعت میں اپنی فوج لے کر دریائے فرات کے پار ایک تنگ میدان میں پہنچ گئے۔ جنگ چھڑی تو حضرت ابو عبیدؓ شہید ہو گئے اور مسلمانوں کو شکست ہوئی۔ حضرت عمر فاروقؓ کو یہ افسوس ناک اطلاع ملی تو آپؓ نے حضرت جریر بن عبد اللہ البجلیؓ کی قیادت میں تازہ دم فوج روانہ کی۔ اسلامی فوج اور ایرانیوں کے درمیان سخت مقابلہ ہوا اور بالآخر مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے فتح سے ہمکنار کیا۔
ازاں بعد حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو سپہ سالار مقرر کر کے بیس ہزار فوج کے ساتھ روانہ فرمایا۔ حضرت سعدؓ نے شاہِ ایران کے پاس سفیر بھیجے کہ اسلام قبول کر لو یا جزیہ دو۔ بادشاہ کے توہین آمیز رویہ کی وجہ سے بالآخر جنگ ہوئی جس میں ایرانیوں کو عبرتناک شکست ہوئی کہ کسریٰ کے تخت کی بنیادیں ہل گئیں۔ قادسیہ کی اس عظیم فتح کے بعد حضرت سعدؓ حضرت عمر فاروقؓ کی ہدایت کے مطابق ایران کے پایۂ تخت مدائن کی طرف بڑھے۔ اور دو ماہ کے محاصرے کے بعد بالآخر مدائن بھی فتح ہو گیا۔

حضرت عمر فاروق رضؓ کے دس سالہ عہدِ خلافت میں اسلامی سرحدوں میں خوب وسعت ہوئی اور آپؓ کی سلطنت بائیس لاکھ مربع میل تک پھیل گئی۔ سلطنت کے بہترین انتظام کے لیے آپؓ نے آٹھ یا زائد صوبے قائم کر کے ان کے گورنر مقرر کیے اور نظامِ حکومت چلانے کے لیے ان کو مفید ہدایات دیں۔ صوبوں کے تحت اضلاع کا نظام قائم کیا اور عدلیہ کا ایک نہایت موثر نظام قائم کر کے صوبائی اور ضلعی قاضی مقرر کیے۔

سزا یافتہ مجرموں کو قید میں رکھنے کے لیے باقاعدہ جیل خانے قائم کیے، ریاستی محاصل کی وصولی اور سرکاری آمدنیوں کے حساب کتاب کا باقاعدہ نظام ترتیب دیا۔ آب پاشی کا بہترین انتظام کیا، زرعی فصلوں کا مالیانہ اور فصلانہ مقرر کیا ـــــ فوج کا ایک منضبط عسکری نظام قائم کیا اور عسکریوں کی تنخواہیں مقرر کیں۔

حضرت عمر فاروق رضؓ نے ایک منظم، مستحکم اور عادلانہ حکومت کی بنیادی ذمہ داریاں اچھی طرح سے پوری کیں اور تمام فرائضِ حکومت احسن طریقہ سے انجام دیے ـــــ عہدِ فاروقی ایک معیاری، فلاحی، اسلامی طرزِ حکومت پر مشتمل حسنِ انتظام کا ایک مکمل اور بہترین نمونہ تھا۔

آج کی اسلامی حکومتوں اور بالخصوص پاکستان کے ذمہ دارانِ حکومت کو چاہیے کہ وہ سیرتِ عمر فاروق رضؓ کا بطورِ خاص مطالعہ کریں اور ایک بہترین اسلامی حکومت کے قیام اور

اس کے نظام کو بطریقِ احسن چلانے کے لیے اس سے راہنمائی حاصل کریں۔

۲۶ ذوالحجہ کو نمازِ فجر کے وقت آپؓ کو ایک ایرانی غلام ابو لؤلؤ فیروز نے خنجر کے چھ وار کر کے دورانِ نماز شہید کر دیا، آپؓ کو امّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی کی اجازت سے حجرۂ نبویؐ میں دفن کیا گیا۔

حضرت عمر فاروق رضی کی مدتِ خلافت دس سال سات ماہ ہے۔ ایک امریکی مصنف مائیکل ہارٹ نے تاریخ کی عہد آفرین ایک سو شخصیات کی درجہ بندی اپنی کتاب "دی ہنڈرڈ" میں کی ہے۔ سرِ فہرست نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال شخصیت کو رکھا ہے، جب کہ کتاب کے وسط میں حضرت عمر فاروق رضی کے حالات، خصائل، فضائل اور محاسن بھی بیان کیے ہیں۔ نیز ساتویں صدی عیسوی میں آپؓ کی حکومت کو دنیا کی بہترین حکومت قرار دیا اور اس کا عدیم المثال نظام قائم کرنے پر آپؓ کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔

دنیائے عدالت میں تیرا نام رہے گا
فاروق تیرے نام سے اسلام رہے گا

جامعہ علوم اثریہ جہلم

جامعہ علومِ اثریہ تو ہے بے مثال — تیرا ہر اُستاد بھی ہے باکمال
تیرے گلشن میں کھلتا ہے جو بھی پھول — اُس کی خوشبو عالم میں ہوتی ہے مقبول
تو ہے قرآن اور حدیث کا گلستاں — پھر کیوں نہ کرے پسند تجھے کل جہاں
کبھی ترمذی، کبھی نسائی کبھی مسلم و بخاری — ابو داؤد و ابن ماجہ سب کی تعلیم ہے جاری
فارغ تجھ سے ہوئے ہیں حافظ و عالم و قاری — مہک رہی ہے تیرے دین کی یہ پھلواری
حافظ عبد الغفورؒ کر گیا تیری خدمت — بدلے اِس کے اللہ تعالیٰ دیں گے اُسکو جنت
اب کر رہے ہیں مدنی صاحب تیری آبیاری — کرہ دُعا فیض اُن کی محنت رہے برجاری
ہیں علم کے چشمے تجھ میں رواں دواں — چلتا رہے گا تیرا یہ روشن کارواں

(تلمیذ جامعہ = فیض احمد بھٹی کنگن پوری)